جناب فیدل کاسترو
سابق صدر کیوبا

نیٹو نے ہی جدید ٹیکنالوجی سے قذافی کی گاڑی شناخت کی اور حفاظتی قافلے کو تباہ کیا

سوویت یونین نے امریکا کو اپنے وجود کے جواز کے طور پر استعمال کیا تھا' جیسے ہی سوویت یونین کی تحلیل ہوئی تو نیٹو نے آگے بڑھ کر عالمگیر سطح پر جبر ڈھانے کا کردار سنبھال لیا۔ سربیا کے لوگوں کو بے دریغ قتل کرنے سے نیٹو کے قیام کا مقصد بہتوں کی سمجھ میں آ گیا حالانکہ سربیا کے لوگوں نے نازی ازم کو شکست دینے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔

مارشل ٹیٹو کی وفات کے بعد جب سابق یوگوسلاویہ کی شکست وریخت شروع ہوئی تو بہت سے معاملات الجھ کر رہ گئے۔ مارچ ۱۹۹۹ء میں کوسوو کے علیحدگی پسندوں کی مدد کے لئے نیٹو نے فوجی بھیجے۔ سابق یوگوسلاویہ کی افواج تب تک درست حالت میں تھیں' اسپین میں دائیں بازو کے ہوزے ماریہ ایزنر کے مشورے پر نیٹو نے سربیا میں بنیادی ڈھانچے ٹی وی اسٹیشنوں' پلوں' اور دارالحکومت بلغراد کی اہم عمارات کو نشانہ بنانا شروع کیا۔ اندھا دھند بمباری سے بلغراد میں چینی سفارت خانے کی عمارت تباہ ہوئی اور متعدد افسران مارے گئے۔ اس میں اندازے کی غلطی کا کوئی شائبہ نہیں تھا جیسا کہ دعویٰ کیا جاتا رہا ہے۔ سربیا کے بہت سے لوگوں نے بھی جان سے ہاتھ دھوئے۔

سربیا کے صدر سلوبودان میلوسووچ نے' سوویت یونین کی تحلیل اور غیر معمولی جارحیت کے باعث' نیٹو کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور کوسوو میں اقوام متحدہ کے پرچم تلے بین الاقوامی افواج کی موجودگی کا مطالبہ مان لیا' سلوبودان میلوسووچ کو مستعفی ہونا پڑا اور عالمی عدالت انصاف میں ان پر مقدمہ بھی چلایا گیا جو بہت حد تک استعماری انداز کا تھا۔ اگر میلوسووچ نے کچھ دن اور مزاحمت کی ہوتی تو نیٹو شدید بحران کا شکار ہو جاتی اور پورا خطہ پھٹ پڑتا۔ یوں نیٹو کو اپنے زیر نگیں ارکان پر بالادستی قائم کرنے کا بھرپور موقع ملا۔

سال رواں میں ۲۱ فروری سے ۷ اپریل کے دوران کیوبا ڈبیٹ ڈاٹ کام پر نیٹو کے کردار کے حوالے سے ۹ مضامین لکھے' جن میں لیبیا میں نیٹو کے ممکنہ کردار کے حوالے سے بھی خصوصی طور پر بحث کی گئی تھی۔ جو کچھ لیبیا میں ہونے والا تھا اس کی طرف بھی میں نے اشارے کر دیئے تھے۔

مجھے ایک بار پھر اس نکتے کی وضاحت کرنا چاہیے جس کا معمر قذافی کو نشانہ بنایا گیا۔ جدید ترین ٹیکنالوجی کے ذریعے ان کی گاڑی کا سراغ لگایا گیا اور پھر انہیں گرفتار کرنے کے بعد قتل کر دیا گیا۔ قذافی کو انہی لوگوں نے قتل کیا

جنہیں نیٹو نے مسلح کیا تھا۔

قذافی کی لاش کو ٹرافی کے طور پر کئی جگہ پیش کیا گیا۔ اسلام یا کسی بھی دوسرے مذاہب کی تعلیمات کسی بھی انسان کی لاش کے ساتھ اس نوعیت کے کھلواڑ کی اجازت نہیں دیتیں۔ اب یہ کہا جارہا ہے کہ بہت جلد لیبیا حقیقی جمہوری اور انسانی حقوق کا پاسدار ملک ہوگا۔

۸ ماہ قبل ۱۲ فروری کو میں نے لکھا تھا کہ نیٹو لیبیا پر قبضے کی تیاری کررہی ہے' تب بہتوں کو ایسا لگا تھا کہ جیسے میں بڑھک لگا رہا ہوں' میں نے لکھا تھا کہ شمالی افریقہ میں معدنی وسائل پر قبضہ مغربی فورسز کے لئے زبردست تحریک کا کردار ادا کررہا ہے' معدنی وسائل اور بالخصوص تیل کے ذخائر پر کنٹرول حاصل کرکے عالمی سیاست کو مرضی کی سمت موڑا جاسکتا ہے۔ آج کی تہذیب تیس کی بنیاد پر کھڑی ہے۔ جنوبی امریکا میں وینز ویلا تیل کی دولت سے مالا مال ہنے کے باعث استعماری قوتوں کے جبر کا نشانہ بنا۔ قدرت نے تیل کی جو دولت وینز ویلا کے حصے میں رکھی تھی اس پر امریکا قابض اور متصرف ہو بیٹھا ہے۔

دوسری جنگ عظیم ختم ہوتے ہی امریکا نے ایران' سعودی عرب اور دیگر عرب ممالک سے بڑے پیانے پر تیل نکالنا اور بٹورنا شروع کردیا۔ تیل کی عالمی پیداوار ۸۰ لاکھ بیرل یومیہ تک جا پہنچی۔ اس کے علاوہ امریکی سرزمین پر موجود تیل اور گیس نکالنے کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ ساتھ ہی ساتھ امریکا نے ایٹمی ٹیکنالوجی کی مدد سے بھی بجلی پیدا کرنے کا سلسلے جاری رکھا۔

دنیا بھر میں بڑے پیانے پر تیل اور گیس نکالنے اور بے دریغ صرف کرنے سے ماحول کو شدید نقصان پہنچا ہے' ماحول کو پہنچنے والے نقصان کی تلافی کے لئے اقدامات کی ضرورت پر کبھی زور نہیں دیا گیا۔

دسمبر ۱۹۵۱ء میں لیبیا پہلا افریقی ملک تھا جس نے غیر ملکی تسلط سے آزادی حاصل کی۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران اس کی سرزمین جرمن اور برطانوی افواج کے درمیان میدان جنگ بنی رہی تھی۔ لیبیا کا ۹۵ فیصد حصہ صحرا پر مشتمل ہے۔ جدید ترین ٹیکنالوجی کی مدد سے لیبیا میں تیل کی تلاش شروع ہوئی جو بہت جلد بارآور ثابت ہوئی۔ لیبیا کی سرزمین سے اعلیٰ درجے کا لائٹ آئل نکلا جس کی پیداوار اچھے وقتوں میں ۱۰ ر لاکھ ۸۰ ہزار بیرل یومیہ تک پہنچی۔ لیبیا میں گیس کے بھی وسیع ذخائر موجود ہیں۔ لیبیا کا بیشتر رقبہ زیرزمین دولت سے مالا مال ہے۔ یہی سبب ہے کہ صحرا میں پینے کے صاف پانی کی پائپ لائنوں کا جال بچھا ہے جو ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک محیط ہے۔

ستمبر ۱۹۶۹ء میں لیبیاء میں انقلاب برپا ہوا۔ بدو پس منظر کے کرنل معمر قذافی اس انقلاب کے مرکزی کردار تھے۔ تب وہ جمال عبدالناصر کے خیالات سے بہت متاثر تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ معمر قذافی نے بیشتر اہم فیصلے اس وقت کئے جب مصر کی طرح لیبیا میں بھی کمزور اور کرپٹ بادشاہت کو ختم کردیا گیا۔

ہوسکتا ہے کہ آپ قذافی سے متفق ہوں اور شاید نہ بھی ہوں۔ لوگوں کے ذہنوں پر طرح طرح کی خبروں

سے حملہ کیا جاتا ہے۔ بالخصوص ماس میڈیا کے ذریعے۔ لیبیا میں جو کچھ ہوا اسے بہتر طور پر سمجھنے اور سچ کو جھوٹ سے الگ کرنے کیلئے کچھ دیر انتظار کرنا پڑے گا۔ اس وقت تو شدید انتشار کا عالم ہے۔ میرے نزدیک یہ بات بالکل واضح ہے کہ امریکا کی حکومت لیبیا میں امن کے قیام کے حوالے سے ذرا بھی فکرمند نہیں۔ اور موقع دیکھتے ہی وہ چند دنوں یا چند گھنٹوں میں نیٹو کو لیبیا پر کنٹرول کا اشارہ دے سکتی ہے۔

معمر قذافی کے حوالے سے طرح طرح کے دعوے کئے جارہے ہیں کسی نے کہا کہ وہ وینز ویلا جانے کی تیاری کررہے تھے' ایسا نہیں ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ معمر قذافی اپنی سرزمین چھوڑنے کا سوچ بھی سکتے تھے۔

دنیا میں کوئی بھی باضمیر اور انصاف پسند انسان ظلم کو برداشت نہیں کرسکتا۔ اسوقت لیبیا میں نیٹو جو کچھ رنے کی تیاری کررہی ہے اس پر بھی عالمی برادری خاموش نہیں رہے گی۔ لیبیا کے عوام کے خلاف جس سنگین جرم کے ارتکاب کی تیاری کی جارہی ہے اس پر خاموش رہنا عالمی برادری کے لئے کسی طور مناسب نہ ہوگا۔ نیٹو کی قیادت جو جنگ اور قتل وغارت پر یقین رکھتی ہے' اپنے عزائم کو عملی جامہ پہنا کررہے گی اور ہمیں اس کی مذمت کرنا ہی چاہیے۔

(بشکریہ روزنامہ ''اسلام'')

(بقیہ صفحہ ۸۰ سے) (تبصرہ کتب)

''اس میں ایسے عجیب وغریب اور نادر مسائل ہیں جو اس کے علاوہ دوسرے کتب میں ڈھونڈنے سے نہیں ملتے۔ مثلاً جن وانس کے مابین نکاح کا عدم جواز یہ وہ مسئلہ ہے جس کے بیان میں مصنف سے قبل کسی نے سبقت نہیں پائی۔ یہ کتاب پاک وہند کے مختلف مطابع سے چھپی لیکن کثیر الاغلاط اور غیر واضح خط ہونے کے سبب اس سے کماحقہ فائدہ نہیں ہورہا تھا بنابریں دارالعلوم زکریا جنوبی افریقہ کے کتب خانہ کے انچارج مولانا محمد عثمان بستوی نے پانچ نسخوں کو سامنے رکھ کر اس کی تصحیح تحقیق وتخریج اور تعلیق کے عظیم کام کے لئے کمر ہمت باندھی اور الحمدللہ سولہ مہینوں میں یہ صبر آزما کام تکمیل تک پہنچادیا اس سارے کام میں نگرانی معاونت اور مشاورت بلکہ شریک کار ہونے کا عمل ہمارے اہل وطن شاہ منصور (صوابی) کے معروف علمی خانوادے کے چشم وچراغ' جید' متبحر باذوق عالم اور فقہ فتویٰ میں خاصا درک رکھنے والی شخصیت مولانا مفتی رضاء الحق نے انجام دیا۔ دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ ان کا اور ان کے اکابرین (جو وقت کے جنید بغدادی تھے) کا تعلق کسی سے مخفی نہیں ہے۔ اللہ ان کو مزید توفیق سے نوازے۔ کتاب میں محقق موصوف نے جابجا جدید مسائل چھیڑنے کیساتھ ساتھ مفتی بہ مذہب' راجح مرجوح' مختار اور غیر مختار کا تعین الفاظ غریبہ اور مصطلحات فقیہ کے معانی' تعریفات تخریج احادیث بلاد واماکن اور عظیم شخصیات علمیہ کے تعارف جیسے اہم امور بھی انجام دیئے۔ اس کتاب کی نشر واشاعت کا اہم کام زمزم پبلشرز نے انجام دیا ہے۔ اپنی روایات کے موافق نہایت عمدہ کاغذ' طباعت اور لمینیشن جلد کے ساتھ پیش کیا گیا۔ زمزم پبلشرز نے تھوڑے ہی عرصہ قبل اس میدان میں قدم رکھا لیکن عمدہ معیار کی وجہ سے آگیا اور چھا گیا۔